مقتبسات

اللہ تعالیٰ نے جن الفاظ سے قرآن مجید کی تعریف کی ہے ان میں سے ایک لفظ "بیان" بھی ہے چنانچہ فرمایا ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ اور بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ۔ ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ قرآن مجید میں بہت سی آیات ایسی ہیں جن کو لوگ نہیں سمجھ سکتے خود قرآن اعتراف کرتا ہے کہ اس میں متشابہات بھی موجود ہیں۔ اور متشابہ کے متعلق خود اس کا قول ہے کہ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ۔ پھر قرآن مجید "بیان" کیونکر ہو سکتا ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کو ان لوگوں کی نسبت سے بیان کہا گیا ہے جو اس کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ نہ کہ ہر سننے والے کی نسبت سے۔ اور یہ قرآن ہی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر کلام کو بیان اسی معنے کے لحاظ سے کہتے ہیں۔ ورنہ اگر یہ شرط لگا دی جائے کہ بیان صرف اس کلام کو کہا جائے گا جس کو ہر شخص سمجھ لے، تو دنیا کے کسی کلام کو بھی بیان نہیں کہا جا سکتا، اس لئے کہ ہر کلام بعض کے لئے بیان ہوتا ہے۔ اور بعض کے لئے نہیں ہوتا۔

سورۃ والضحیٰ میں اللہ تعالیٰ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی (اور تجھکو بھٹکا ہوا پایا تو راہ راست دکھا دی)۔ یہاں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی گمراہی جائز ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ آیت میں ضلال سے مراد ان خصائص سے محرومی اور ان علوم و معارف الٰہی سے

ناواقفیت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو نبوت سے سرفراز کرنے کے بعد بہرہ مند فرمایا چنانچہ لغت میں جب کوئی شخص اپنی منفعت کے طریقہ سے ناواقف ہو تو کہتے ہیں کہ ضلّ عن کیت وکیت۔ ہاں اگر وَ وَجَدَكَ ضَالًّا عَنِ الدِّین کہا گیا ہوتا تو البتہ اس سے وہ گمراہی مراد ہو سکتی تھی جو عموماً لوگ اس لفظ سے سمجھتے ہیں۔

تحریم شراب کے سلسلہ میں پہلا حکم جو نازل ہوا ہے یہ ہے کہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (اے ایمان لانے والو نماز کے قریب نہ جاؤ جب کہ تم نشہ کی حالت میں ہو۔ تا وقتیکہ تم جو کچھ کہتے ہو اس کو سمجھو نہیں) اس کے متعلق ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ جب انسان نشہ کی حالت میں ہوگا تو اسے یہ یاد ہی کیسے رہیگا کہ اب نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مقصود کلام یہ نہیں ہے کہ نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھو بلکہ یہ ہے کہ اپنے اوپر ایسی حالت ہی طاری نہ کرو جس سے تم نماز پڑھنے کے قابل نہیں رہ سکتے۔ اور جس کی بدولت تمہاری یہ حالت ہو جاتی ہے کہ جو کچھ تمہاری زبان سے نکلتا ہے اس کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس آیت سے نہ صرف ہر نشہ آور چیز کی تحریم کا حکم نکلتا ہے، بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصلّی کے لئے ضروری ہے کہ جو کچھ وہ پڑھتا ہے اس کو سمجھے بھی۔